اَرْمَا: ایک کنوئیں کا نام جہاں غزوۂ ذات الرقاع ہوا تھا۔

الاَزْرَق: امج کے پیچھے مکے کی طرف ایک میل پر ایک وادی۔ حدیث میں اس کا ذکر آتا ہے۔

الاَسْوَاف: مدینے میں بقیع کے شمال میں شارع ابی ذر کے اختتام کا علاقہ جہاں مسجد الاسواف ہے۔ آج کل اس مسجد کو مسجد ابی ذر کہتے ہیں۔ سیرت اور حدیث میں کثرت سے مذکور ہے۔

اَشْرَافُ المُجْتَهَرُ: دیکھئے المجتهر

اَشْرَافُ مَخِيُض: دیکھئے مخیض

اَشْقَابُ: اس کا واحد شَقَبُ ہے۔ جرانہ اور مکے کے درمیان ایک جگہ۔

الاَشْمَذَانُ: مدینے اور خیبر کے درمیان دو پہاڑ۔

الاُصَیْهب: دیار بنی تمیم میں المروت کے قریب پانی کی ایک جگہ۔

الاَضْوَجُ: مدینے میں احد کے قریب ایک جگہ۔

اَطْحَلُ: مکے کا ایک پہاڑ۔ حدیث میں جس اطحل کا ذکر ہے وہ مدینے میں ہے۔

اُطُمُ بنی اُنَیف: بنو اُنَیف قبیلہ اوس کا ایک بطن ہے۔ قبا میں ان کا ایک اُطم یعنی قلعہ تھا۔

اُطُمُ سعد بن عباده: یہ قلعہ بئر بضاعہ سے پہلے سوق المدینہ سے متصل تھا۔

الاَعْـــرَابُ: دیہات کے رہنے والے۔ یہ لوگ شہروں میں قیام نہیں کرتے بلکہ صرف ضرورت کے لئے وہاں آتے ہیں۔

اَعْشَار: مدینے میں عقیق کی وادیوں میں سے ایک وادی۔

اَعْظُمُ: عَظْمٌ کی جمع ہے۔ ذات الجیش کے شمال میں ایک بڑا پہاڑ۔

الاَعْوافُ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات میں سے ایک جگہ جو مخیریق یہودی کے مال میں آئی تھی۔ بئر الاعواف بھی اسی جگہ ہے۔ یہ مدینے کے عوالی میں واقع ہے۔

الاَكْحَل: مدینے میں ایک جگہ جہاں کھجور کے بہت سے ایسے باغات ہیں جن کے گرد احاطہ بنا ہوا ہے۔

الاَنْعَمُ: مدینے اور یمامہ کے درمیان ایک پہاڑ۔

اُمُّ احراد: مکے میں قبائل قریش کے قبل الاسلام، کنوؤں میں سے ایک کنواں، اب اس کا کوئی نام و نشان نہیں۔

ام حَـكـمة: ام قرفہ کو کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت رکھتی تھی۔ حضرت زید بن حارثہ نے اس کے گھر میں داخل ہو کر اس کو قتل کیا۔

اَوْرَالُ: واحد وَرَلٌ۔ الرَّمَل کے درمیان میں تین سیاہ پہاڑ۔ ایک کو دائیں طرف کا ورل، دوسرے کو بائیں طرف کا ورل اور تیسرے کو درمیانی ورل کہتے ہیں۔ اس کے مقابل بنی عبداللہ بن دارم کے پانی کی جگہ ہے جس کو الوَرَلَۃُ کہتے ہیں۔

باب الباء

البَاطِنُ: ایک عظیم وادی۔

بئر ابی عِنَبَۃُ: دیکھئے عنبۃ

بئرُ جاسُوم: مدینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے کنوؤں میں سے ایک کنواں۔

بئر حُلْوَۃُ: مدینے کے کنوؤں میں سے ایک کنواں۔ اس کا وقوع کسی کو معلوم نہیں، حدیث میں اس کا ذکر آتا ہے۔

بئر الخاتم: دیکھئے بئر اریس۔

بِئرُ خارجہ: مدینے کا ایک کنواں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا پانی پیا، حدیث میں اس کا ذکر ہے۔

بِئرُ خطَمَۃ: دیکھئے بئر ذَرْعٌ

بِئرُ العَقَبَۃُ: مدینے کا ایک کنواں۔ حدیث میں اس کا ذکر ہے۔

بئرُ القَرَّاصَۃ: مدینے میں مساجد فتح یا مساجد سبع کے مغرب میں ایک کنواں۔

بئرُ القُرَیْصَہ: یہ مدینے کے ان کنوؤں میں سے ہے جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیا۔

بئر الماشی: دیکھئے قلھیٰ

بئرُ الیُسْرَۃ یا بئرُ بنی امیہ بن زید: مدینے کا ایک کنواں۔ اس کا نام العسرۃ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تبدیل فرما کر الیُسْرَۃ کر دیا۔

بَالَیُ: غزوہ تبوک کے راستے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مساجد میں سے ایک مسجد۔

البَدَائعُ: جبل احد کے پاس ایک جگہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معرکۂ احد سے پہلے قیام فرمایا۔

بَذَّر: مکے کا ایک کنواں جس کو ہاشم بن عبد مناف نے کھودا تھا۔ مکے میں اس جگہ کو اب کوئی نہیں جانتا۔

بِرْكُ: مدینے کے قریب ایک جگہ جہاں سبزہ اور سَلَم کے پودے کثرت سے ہوتے ہیں۔ سَلَمُ ایک

پودہ ہے جو دباغت میں کام آتا ہے۔

بَرُود: وادیٔ فرع میں ایک جگہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

البَرکَۃُ: ینبع النخل میں قبیلہ جُہینہ کا ایک چشمہ۔ جاسر کہتے ہیں کہ شہر عُشَیرۃ کا چشمہ ہے، جہاں غزوۃ العُشَیرہ ہوا تھا۔

بُرقۃ: عوالی مدینہ میں مُخَیرِیق کے اموال کی جگہ جو اس نے آپ کو دیئے تھے۔

بُطحَانُ: مدینے کی بڑی وادیوں میں سے ایک وادی۔

البُغَیبَغۃ: یہ البغیغ کی تصغیر ہے۔ الرشاء کے قریب ایک کنواں جہاں حضرت علی کی زرعی زمین تھی جو مسلم فقرا کے لئے صدقہ کردی گئی تھی، آج کل اس کو ینبع النخل کہتے یں۔

بَقعَاءُ: مدینے سے ۲۴ میل کے فاصلے پر ایک جگہ۔ جہاں حضرت ابوبکر مرتدین سے قتال کے لئے مسلمانوں کو تیار کرنے گئے تھے۔

بقیع بُطحَانُ: وادیٔ بطحان میں ایک جگہ۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری کی ایک حدیث میں ہے کہ میں اور جو لوگ میرے ساتھ کشتی میں تھے بقیع بطحان میں اترے۔

بقیع الخَبخَبَۃُ: مدینے میں بقیع الغرقد کے بائیں طرف ایک جگہ۔ سنن ابی داوٗد، باب الزکاۃ میں مذکور ہے۔

بقیع الخیل: دیکھئے الخیل۔

البَلَاطُ: مسجد نبوی کی مشرقی جانب اور سوق البلد کے درمیان ایک جگہ۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عثمان کو پانی دیا گیا تو انہوں نے البلاط میں وضو کیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ جن دو یہودیوں نے زنا کیا تھا ان کو بلاط کے قریب رجم کیا گیا تھا۔

بَلُکثَۃ: بلاد جُہینہ میں ذی المروہ سے اوپر کی جانب بطن اضم میں ایک جگہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عوسجہ بن حرملہ الجہنی کو عنایت فرمائی تھی۔

البَوَازِیجُ: تکریت کے قریب ایک شہر جسے جریر بن عبداللہ البجلی نے فتح کیا تھا۔

بُوَاطَانُ: دو پہاڑ جن کی چوٹیاں الگ الگ ہیں اور جڑ ایک ہے۔ ان کے درمیان ایک پہاڑی راستہ ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ذی العشیرہ کے موقع پر گزرے۔

بُوَانَۃ: ساحل بحر کے قریب ینبع سے آگے ایک پہاڑی سلسلہ۔

بَوْلَا: بحر احمر پر ینبع کی طرف ایک قدیم بندرگاہ۔ حبشہ سے آنے والے مہاجرین اسی بندرگاہ پر

اترے تھے۔

بُوَیْرَۃُ عُسّ: دیکھئے عُسّ

البُوَیْلَۃ: ارض بنی نضیر میں ایک جگہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر بن العوام اور باسلمہ کو عطا فرمائی تھی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ البویلہ، بنی نضیر کی منازل میں ایک قلعہ تھا، یہ البویرۃ کے علاوہ تھا۔

البَیْض: مکے میں منی کی طرف ایک جگہ۔

البَیَن: یمن میں ایک جگہ۔

بُیُوتُ السُقْیَا: دیکھئے سُقْیَا

باب التاء

تَارَاءُ: مدینے اور تبوک کے درمیان ایک جگہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مسجد ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد تعمیر فرمائی تھی بلکہ آپ نے اس مقام پر نماز پڑھی تھی۔ بعد میں لوگوں نے وہاں مسجد بنادی۔

تَبَار: مدینے کے راستے میں خیبر سے ۶ میل پر ایک جگہ۔ آپ کی زوجہ حضرت صفیہ کے قصے میں اس کا ذکر آتا ہے۔

التَجْبَار: دیار ینبع میں ایک جگہ۔ اس کا ذکر غزوہ بدر میں آتا ہے۔

التَسْرِین: بلاد عُکل میں ایک جگہ جو اشَّـرِف اور الشُّـرَیف کے درمیان واقع ہے اور دونوں کو جدا کرتی ہے۔

تُضَارِعُ: مدینے کی وادی عقیق میں ایک پہاڑ جو مکے کی طرف جانے والے کے دائیں طرف آتا ہے اور مدینے سے تین میل پر واقع ہے۔

تَغْلَمَانُ: مدینے کے نوح میں الربذہ کی طرف ایک جگہ۔ غزوہ دومۃ الجندل میں اس کا ذکر ہے۔

تَـلْعَاتُ الیمن: وادیٔ ابواء سے ۲ میل پر ایک جگہ۔ یہاں یمن کے معنی قبلے کی جانب، جنوبی سمت یا دائیں جانب کے ہیں۔

تُنَاضِبُ: مدینے کی ایک وادی جو وادیٔ عقیق میں مل جاتی ہے۔

تِنْعَۃُ: حضرموت کی بستیوں میں سے ایک بستی۔ حضرموت کا جو وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اس میں اس کا ذکر ہے۔

تِیاُب، تَیب، تَیث، ثَیب، تَیم: ان تمام ناموں سے ایک ہی پہاڑ مراد ہے جو حرم مدنی کی شرقی جانب کی حدود حرم میں واقع ہے۔ غزوۃ السویق اسی کے قریب ہوا تھا۔

تَیب: دیکھئے تِیاُب۔

تِیتَدُ و تَیتَدُ: ینبع کے قریب جُھینَہ کی وادیوں میں سے ایک وادی۔

تَیم: دیکھئے تِیاُب۔

باب الثاء

ثَافِلُ: تہامہ میں دو پہاڑ، ایک کو ثافل الاصغر اور دوسرے کو ثافل الاکبر کہتے ہیں۔

الثَّبْرَۃ: حرۃ کی پتھریلی زمین کی طرح پتھریلی زمین۔

ثَرُوق: بلاد دوس میں ایک بستی جہاں ذی الخلصہ بت نصب تھا۔

الثِّمادُ: المَرُّوت کے قریب دیار بنی تمیم میں ایک جگہ۔

ثَمْغٌ: مدینے میں حضرت عمر کے اموال کی جگہ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ خیبر کے قریب ہے۔

الثَّنِیّ: عراق کی بستوں میں سے حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کی بستی۔

ثنیۃ الحوض: وادیٔ عقیق میں ایک راستہ

ثنیۃُ المحدث: حدیث میں حرم مدنی کی حدود کے ضمن میں اس کا ذکر آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کی دونوں لابتوں کے درمیانی حصے کو جبل عَیر تک اور ثنیۃ المحد ث اور ثنیۃ الحفیاء تک حرم قرار دیا ہے۔

ثنیۃ الغزال: دو پہاڑی راستوں کے درمیان اونچی زمین۔ یہ عُسفَان کے شمال کی جانب سے مکے اور مدینے کے درمیان عام راستے تک آتی ہے۔ مدینے کی طرف سے عسقان کا کوئی اور راستہ نہیں سوائے اس غزال کے۔

ثنیۃ مَبْرَك: مدینے اور بدر کے درمیان واقع ہے۔ آپ کی مساجد کے بیان میں اس کا ذکر آتا ہے

ثنیہ مِدْران: دیکھئے مدران۔

ثَوبَانُ: ذمار کے شمال مشرق میں ایک شہر۔

ثَیب: دیکھئے تِیاَب

باب الجیم

الجَارُ: بحر احمر پر ایک قدیم بندرگاہ۔ بدر شہر کے مغرب میں قدرے شمال کی طرف ایک میل پر ایک جگہ۔ یہاں کا پانی میٹھا ہے۔ اس کو الوَایسُ بھی کہتے ہیں۔

جَاسُوْم: مدینے میں ایک قلعہ

جَاعِسُ: مدینے کا ایک قلعہ جو بنو حرام بن کعب نے مساجد الفتح کے مغرب میں بنایا تھا۔

الجَبَّانَۃ: مدینے منورہ میں شام کی جانب ایک جگہ۔

جَبَّانَۃُ عرزم: کوفے میں ایک جگہ۔

الجَبَلَانُ: جبل کا تثنیہ۔ اس سے طی کے دو پہاڑ آجاء اور سَلمیٰ مراد ہوتے ہیں۔

جَبَلُ العَاقِرُ: دیکھئے جَبَلُ عمر

جَبَلُ عمر: مکے کا ایک پہاڑ جہاں زمانہ جاہلیت میں حضرت عمرؓ رہتے تھے۔ اس کو جبل العاقر بھی کہتے ہیں۔

جَبلا طَیّ: حائل شہر کے قریب طی کے دو پہاڑ۔ ان میں سے ایک کا نام آجاء ہے اور دوسرے کا سَلمیٰ

الـجَـشْـجَاثَۃُ: مدینے سے ۱۶ میل پر النقیع کے قریب ایک جگہ۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الجشجاثہ اور بئر شدّاد کے درمیان مسجد میں نماز پڑھی۔

الجَدَوَاتُ: طریق ہجرت میں العرج کے بعد ایک جگہ۔

الجَرّ: پہاڑ کی جڑ۔ یہاں احد پہاڑ کی جڑ مراد ہے۔

جَرَشُ: اردن کے مشرق میں ایک شہر، حضرت عمر کے عہد خلافت میں فتح ہوا تھا۔

جُشَمُ: مدینے میں ایک کنواں یا جگہ۔ بعض کہتے ہیں کہ الـجُرف میں ہے اور بعض کے نزدیک وادی رانوناء میں۔ واللہ اعلم

الجَفَلَاتُ: دیار ینبع میں ایک جگہ۔

جَلِیْلُ: ایک پہاڑی درہ جو پتھریلے علاقے سے وادیٔ فخ کے بالائی حصے میں آتا ہے۔

جَلِیْلاً: مکے کی ایک وادی جو مغربی حرے سے بہہ کر وادی فخ کے بالائی حصے میں گرتی ہے۔

جُمْدَان: مکے کے شمال میں سو کلومیٹر پر دو پہاڑ جو ساتھ ساتھ ہیں۔

الجَمَّۃ: خیبر کی وادیوں میں سے ایک وادی میں ایک چشمہ۔

جَمَلْ: دیکھئے بئر جمل۔

الجمیش: مکے اور الجار (ینبع) کے درمیان ایک صحرا۔ جمیش اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں کوئی چیز نہ اگتی ہو۔

جَنَفَاء: خیبر کے قریب ایک جگہ۔

الجُنَیْنَۃ: وادی قریٰ کے قریب ایک جگہ۔

الجَوّ: اجاء میں بنی ثعلبۃ بن درماء اور زہیر کی بستی کا نام۔ اس کا ذکر اس قصیدے میں ہے جو کعب بن زہیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں لکھا تھا۔

الجِوَاءُ: یمامہ کے نواح میں ایک جگہ۔ عُذْنَۃُ کے زیریں حصے میں دیار عبس یا اسد میں ایک وادی۔ حمی ضریہ کے قریب الضباب کے کنوؤں میں سے ایک کنواں جہاں حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں مسلمانوں اور غطفان اور ہوازن کے اہل الردّۃ کے درمیان قتال ہوا۔

الجَوَّانِیَّہ: مدینے میں الفرع کی جانب احد کے قریب ایک جگہ۔

جُوسِیَۃُ: نجد اور شام کے درمیان ایک جگہ جہاں عدی بن حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کے خوف سے بھاگ کر پناہ لی تھی۔

جَیٌّ: قدیم اصفہان کے نزدیک ایک شہر کا نام۔

جِیٌّ: مکے اور مدینے کے درمیان الرویثۃ کے قریب ایک وادی۔

باب الحاء

حَاجِرٌ: بلند زمین جس کا درمیانی حصہ پست ہو۔ مدینے میں النقا کے مغربی جانب سے وادی العقیق میں حرۃ الوبرہ کے اختتام تک کا علاقہ۔

الحاجِرُ: منازل بنی فرارہ میں معدن نقرہ سے پہلے ایک جگہ۔

حَاجِزَۃ: مدینے کے بالائی حصے عوالی کے جنوب میں ایک جگہ۔

حَاذَۃُ: مدینے اور نجد کے درمیان دیار بنی سلیم میں ایک جگہ۔

حائل: طیّ کے دو پہاڑوں کے درمیان وادی۔ ایک بڑا شہر۔

الحُباب: دیار بنی سعد ابن زید بن عبد مناۃ بن تمیم میں ایک شہر۔

حَبْرٰی وَحَبْرُوْنَ: فلسطین میں مدینۃ الخلیل جہاں ابراہیم علیہ السلام کی قبر ہے۔

حُبُس: ایک جگہ کا نام

حُبْسُ شَبَلْ: بنی سُلَیم کے دو حروں میں سے ایک حرّے کا نام۔

حُبَلْ: یمامہ میں ایک جگہ، اس کا ذکر سراج بن مجاعہ کی حدیث میں آتا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے الغُوْرَۃ اور غُرابہ اور حُبَلْ عطا فرمائے۔

حَشْمَۃُ: مکے میں الحزورۃ کے قریب ایک جگہ۔

الحَشْمَۃُ: مکے میں حضرت عمرؓ کے محلے میں پتھر کی چٹانیں۔

حُذَیْلَۃُ: یمن میں ایک شہر۔ نصر کہتے ہیں کہ مدینے کا ایک محلّہ ہے جہاں عبدالملک بن مروان کا مکان تھا۔

حُرْدَانُ: یمن میں ایک وادی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی سبرہ یزید بن مالک کو عطا فرمائی تھی۔

حَـرَّۃُ اَشْـجَعُ: اشجع غطفان کا ایک مشہور بطن ہے۔ یہ حرۃ مدینے کے شمال میں ان کی ایک وادی میں تھا۔ اشجع خزرج کے حلیفوں میں سے تھے اور یوم بُعاث میں انہوں نے خزرج کی مدد کی تھی۔

حرۃ الافاعی: ابواء کے بعد مکے کی طرف ۸ میل پر واقع ہے۔

حرۃ بنی سُلَیمُ: مدینے کی طرف حمی النقیع کے قریب واقع ہے۔

حَـرَّۃُ الـدَّجَـاجُ: مدینے کے نواح میں ہے۔ جہاں دوس کا وفد ٹھہرا تھا جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آیا تھا۔

حَرَّۃُ لُبْن: لبن پہاڑ کا پتھریلا علاقہ۔ بلاد بنی عمرو بن کلاب میں زمین پر پھیلا ہوا سرخ پہاڑی سلسلہ۔

حَرَّۃُ لَفْلَفْ: تیماء اور طیّٔ کے دو پہاڑوں کے درمیان ایک پہاڑ۔

حرۃ مَیْطَانُ: مدینے کے نواح میں الشُّوْرانُ کے سامنے ایک پہاڑ جہاں مزینہ اور سلیم کا ایک کنواں ہے لیکن وہاں کوئی چیز نہیں اگتی۔

الـحَـرُمُ (الحُرُمُ): طائف کے قریب ایک جگہ اسی کے قریب لات نامی بت نصب تھا۔ آج کل طائف میں اس نام کی کوئی جگہ نہیں۔

حَـرَّۃُ شَوْرَانُ: مدینے کے حرّوں میں سے ایک حرہ جو وادی العقیق کے قریب واقع ہے۔ یہ حرہ وادی عقیق کے بطن سے مکے جانے والے کے دائیں طرف پڑتا ہے۔

حرّۃ قباء: مدینے کی سمت واقع ہے۔ حدیث میں اس کا ذکر آتا ہے۔

حرۃ ضَرْغَدْ: جبال طیّ میں ہے۔

الحَزْنُ: بلاد یربوع میں کوفہ سے مکے کے راستے کے قریب بنی یربوع کی ایک جگہ۔

حُسْنٰی: عوالی مدینہ میں مُخَیرِیق کے اموال میں سے آپ کے صدقات کی ایک جگہ۔

حُسَیْکَۃُ: مدینے میں ایک جگہ کا نام۔

الحِسشَّانُ: بقیع کے قریب مدینے کا ایک قلعہ۔

حشُّ کَوُکَبُ: حش باغ کو کہتے ہیں اور کوکب انصار کے اس آدمی کا نام ہے جس کی یہاں مہمان نوازی کی گئی تھی۔ یہ بقیع الغرقد کے قریب ہے۔

الحِصَابُ: منی میں رمی جمار کی جگہ۔

الحَصَّاصُ: ذی طوری کی بلندی پر حجاز کا ایک پہاڑ اور ذوماوی کے کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے۔

الحَضَرُ: زمانہ جاہلیت میں دریائے فرات کے کنارے پر ایک عظیم قلعہ تھا۔

حَضُوَر: یمن میں ایک جگہ۔

الحَفَاۃُ: الفرع کے نواح اور المنصر ف (المسیجید) کے جنوب میں ۵ ے کلومیٹر دور طریق ہجرت پر واقع ہے۔

الحَفَرُ: مکے میں زمانہ جاہلیت کا ایک کنواں۔

حفیرۃ المزنی: دیکھئے بئر رومۃ

الحَلْقَۃُ: ایک وادی جس میں سے الحفاۃ اور الغائر کے درمیان ایک راستہ گزرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے سفر ہجرت میں یہاں سے گزرے۔

حِمِرْ: بادیہ میں ایک جگہ۔

حُمَـرَاءُ نَمُل: ذوالحلیفہ کے جنوب میں سرخ پہاڑ جو مدینے سے بدر جاتے ہوئے ذوالحلیفہ سے ذرا آگے بائیں جانب آتا ہے۔

الحَمُضُ: یمامہ کے قریب ایک وادی۔

الحَمْضُ: اس کا ذکر غزوۂ حدیبیہ میں آتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا الحمض کے پیچھے کی طرف سے اس راستے پر چلو جس سے ثنیۃ المرار پر نکلتے ہیں۔ لغط میں الحمض ہر اس گھاس کو کہتے ہیں جو نمکین ہو اور اس کو اونٹ کھاتے ہوں۔

حِـمٰی الرَّبَذَۃُ: تفصیل کے لئے دیکھئے الربذۃ۔ الربذہ میں اہل مدینہ کے اونٹوں کے صدقات کے لئے ایک چراگاہ تھی۔ اس جگہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محفوظ چراگاہ قرار دیا تھا۔

حمٰی ضَرِیَّۃُ: دیکھئے ضَرِیَّۃُ

حمی ذی الشریٰ: مکے قریب ایک چراگاہ۔

حِمیٰ غَرَزْ: دیکھئے غرز

حِمیٰ النقیع: دیکھئے النقیع

حمی النِیر: نجد کے بالائی حصے میں ایک پہاڑ۔ بغداد میں ایک بستی۔

حمیٰ فَید: بلادطی میں فید کے قریب ایک چراگاہ۔

الحَوْئَبُ: مکے کے راستے پر بصرہ کے قریب ایک جگہ۔ اس کا ذکر حدیث میں آتا ہے۔

حُواَثیٰ: دیکھئے جوء اثیٰ۔

حَوْصیٰ: وادی القرای اور تبوک کے درمیان ایک جگہ۔ تبوک جاتے ہوئے آپ یہاں ٹھہرے تھے اور یہاں اس جگہ ایک مسجد ہے جہاں آپ نے نماز پڑھی تھی۔

باب الخاء

الخَافِقِین: مدینے کے نواح میں ایک جگہ۔ اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے ضمن میں آتا ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ سہل نے کہا کہ مدینے میں ایک ہی بڑھئی تھا۔ سو میں اور وہ بڑھئی الخافقین کی طرف گئے۔ اور ہم نے اثل (جھاؤ) سے منبر کے لئے لکڑی کاٹی۔ مشہور یہ ہے کہ آپ کے منبر کے لئے لکڑی الغابہ کے اثل سے لی گئی تھی جو احد کے پیچھے ہے۔

الخَبارُ: نرم پتھریل زمین۔ غزوۂ بدر سے پہلے آپ قریش کے ایک تجارتی قافلے کے ارادے سے مدینے سے نکلے۔ یہ مقام اسی راستے پر مدینے کے قریب ہے۔

خَرْبیٰ: مدینے میں مسجد قبلتین کی طرف حرۃ کے اونچے حصے پر ایک جگہ جہاں انصار کے بنی سلمہ کا گھر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام کو پسند نہیں فرمایا اور اس کو تبدیل کر کے صالحہ کر دیا۔

خُشَیْن: وادی القرای سے آگے دو پہاڑ۔ ان میں سے ایک دوسرے سے چھوٹا ہے۔ حضرت زید بن حارثہ کا ایک سریہ ارض خشین میں بنو جذام کی طرف بھیجا گیا تھا۔

الخَصِیّ: ایک قلعہ۔ مدینے کے قریب قبا میں ایک کنواں۔

الخَصَمَاتُ: منازل بنی سلمہ سے ایک میل پر مدینے کے قریب ایک بستی۔ اس کو نقیع الخضمات بھی کہتے ہیں۔

خَلْصٌ: مکے اور مدینے کے درمیان ایک جگہ۔

خَلِیْفَۃُ: مکے کے قریب ایک پہاڑ۔ فتح مکہ کے دن مشرکین مکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو دیکھنے کے لئے اسی پہاڑ پر چڑھے تھے۔ زمانۂ جاہلیت میں اس کو کَیْدَا کہتے تھے۔

خِنَافَۃُ: مدینے کے عوالی میں آپ کے صدقات کی ایک جگہ۔

الخیَل: ایک پہاڑ جس کا ذکر مغازی میں آتا ہے۔ سوق مدینہ میں زید بن ثابت کے گھر کے قریب ایک جگہ۔ اس کو بَقِیْعُ الخَیَل بھی کہتے ہیں۔

خَیْوَان: ایک بستی جہاں زمانہ جاہلیت میں قبیلہ ہمدان کا ایک بطن رہتا تھا اور یہ طریق مکہ پر صنعاء سے دو دن کی مسافت پر تھی۔

باب الدال

دارُ نَخْلَۃ: مدینے کے بازار سوق المدینہ میں ایک جگہ۔

دُبّ (ابو): مکے میں حجون کی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی۔ حدیث میں اس کا ذکر آتا ہے۔

دَرْبٌ الانبیاء: (طریق الانبیاء) مکے اور مدینے کے درمیان ایک راستہ۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس راستے سے ستر انبیاء گزرے۔

الدَّلائ: عوالی مدینہ میں مُخَیْرِیق کے اموال کی جگہ جو اس نے آپ کو دیئے تھے۔

باب الذال

ذاتُ اَجـدال یـا اَجْـدَالُ: الصفراء میں ایک جگہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبیدہ بن الحارث کو بدر کے موقع پر شہادت کے بعد دفن فرمایا۔

ذَاتُ الاَصَابِعُ: اس کا ذکر حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے اس قصدے میں آتا ہے، جو انہوں نے فتح مکے کے موقع پر کہا تھا۔ دیار شام میں ایک جگہ جہاں الغساسنہ رہتے تھے۔

ذاتُ الـنُّصُبُ: مدینے کے ۴۸ میل پر ایک جگہ۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن الحارث کو عطا فرمائی تھی۔

ذُبَابُ: مدینے کے قریب ایک پہاڑ کا نام اگر کوئی شخص تبوک جانے کے لئے مدینے سے نکلے اور ثنیۃ الوداع شامی پر پہنچے تو اس کے دائیں طرف ذباب ہوگا اور بائیں طرف کوہِ سلع۔ آج کل کوہ ذباب حی النصرۃ میں شارع عثمان بن عفان کے بالکل شروع میں واقع ہے۔

ذَرْعٌ: مدینے کا ایک کنواں۔ سیرت میں اس کا ذکر آتا ہے۔

ذَنَبُ نَقَمَی: جبل احد کے شمال میں ایک وادی جہاں غزوہ احزاب کے موقع پر غطفان وغیرہ کے لوگ آکر اترے تھے۔

ذُوْ حَدَّہ: مدینے میں ثنیۃ الوداع کے زیریں حصے میں کوہِ ذباب کے قریب ایک جگہ۔

ذُوْ حُرُض: مدینے اور بدر کے درمیان ایک وادی۔

ذَقَنْ: آپ کی ایک ڈھال کا نام۔

باب الرا

الرَّدَاعُ: نجد میں بنی کعب کے پانی کی جگہ

رابِغ: نجد کے نواح میں ایک جگہ۔

الرَّخِیخُ: ضریۃؔ کے نواح میں پانی کی ایک جگہ۔ اس کو الزُّجَیجُ بھی کہتے ہیں۔

الرَّایِسُ: دیکھئے الجَارُ

رَشَدْورشاد: بلادینبع کی طرف دیار جُہنیۃ میں ایک جگہ۔ جہنیہ میں سے جب بنوغَیَّانُ کا وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو انہوں نے عرض کیا کہ ہم بنوغیّان ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ بنو رَشَدَ ان ہو۔ پھر آپ نے ان سے ان کی وادی کا نام دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا غوی۔ آپ نے فرمایا وہ رَشَدْ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رَشَادُ ہے۔

الرُّعاش: ارض نجران میں ایک جگہ۔

رَقاء غمیم: آج کل اس کو کراع الغمیم کہتے ہیں۔

رِمَعْ: یمن میں ایک پہاڑ۔ بلاد اشعریین میں ابوموسیٰ اشعری کی بستی۔

رُوءَ امُ: مدینے میں دیار انصار میں ایک جگہ جہاں اوس اور خزرج کے درمیان لڑائی لڑی گئی تھی۔

رَوْضَۃُ عُرَیْنَۃُ: مدینے کی وادیوں میں سے ایک وادی۔

باب الزا

الزَّابُوْقَۃُ: بصرہ کے قریب ایک جگہ جہاں جنگ جمل ہوئی۔

زانوناء: دیکھئے رانوناء۔

الزَّاوِیَۃُ: یاقوت کہتے ہیں کہ مدینے کے قریب ایک جگہ جہاں حضرت انس بن مالک کا گھر تھا۔ بکری

کہتے ہیں بصرہ میں ایک جگہ جہاں حضرت انس بن مالک کا گھر تھا۔

ابو زَرَائب: غزوہ تبوک کے راستے میں ایک وادی۔

الزَّرْقَاءُ: شام میں معان کے نواح میں ایک جگہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا سے شیر نے عتیبہ بن ابولہب کا سر خوب اچھی طرح چبایا تھا۔

زُقَاقُ ابن حُبَیْن: مسجد نبوی کے مغرب میں مدینے کی گلیوں میں سے ایک گلی۔

زُقَاقُ ابن وَاقِفُ: مدینے کی ایک گلی جو صدر اسلام میں اس کے بازر کی طرف نکلتی تھی۔

زُهْرَةُ: عوالی مدینہ کی طرف مشرقی حرۃ سے متصل ایک جگہ۔

الزَّیْت: مدینے کے بازار میں ایک جگہ۔

الزَّیْنُ: مدینے کے شمال میں جرف میں کھیتی باڑی کی جگہ۔

باب السین

السَّائِبُ: حضرت عثمان نے حاجیوں کے راستے میں جو کنویں کھدوائے تھے ان میں سے ایک کنویں کا نام۔

سَتَارَةُ: مکے اور مدینے کے درمیان وادی قدید کے بالائی حصے میں بنی سلیم کی ایک جگہ جہاں بہت سی بستیاں ہیں۔

السِّتَارَةُ: قدید میں ام معبد کے خیموں کے قریب ایک وادی۔

سَحْلَة: مکے کا ایک قدیم کنواں جسے مطعم بن عدی نے کھودا تھا۔

السُّدَیْرَةُ: ارض حجاز میں جُراذ اور المروت کے درمیان پانی کی جگہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حصین بن مشت کو اس وقت عطا فرمائی تھی جب وہ اسلام قبول کر کے آپ خدمت میں آئے تھے۔

سُرْدَدُ: بلاد یمن میں ایک جگہ۔ اس کا ذکر ابوسفیان بن الحارث کے شعر میں ہے جس میں اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معذرت کی ہے۔

السعدیہ: عمر بن سلمہ کے پانی جگہ

سِقَایَۃُ سُلَیْمان: مدینے کے شمال میں الجرف کے مقام پر سلیمان بن عبدالملک کی حاجیوں کو پانی پلانے کی ایک جگہ۔

سَلَبَۃُ: بنی مُتعان کی وادی۔ اس کا ذکر حدیث میں آتا ہے۔

سلمیٰ: طَیّ کے دو پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ۔ فید سے مکہ جانے والے کے دائیں طرف فید کے

قریب طی کا ایک پہاڑ۔

سَلِمَة (بنو): ایک مشہور قبیلہ۔ مدینے میں ان کی منازل مساجد سبعہ کے مغرب میں مسجد قبلتین اور اس کے نواح تک تھیں۔

سُلَیْع: سلع کی تصغیر۔ مدینے کا ایک پہاڑ۔ اس کے اوپر انصار کے اسلم بن افصی کے بیوت تھے۔ اس پہاڑ کو عَثْعَثْ بھی کہتے ہیں۔ یہ کوہ سلع کے مغرب میں واقع ہے۔

سُمَیْنَانُ: سَمْنَانُ کی تصغیر۔ مدینے سے تبوک کے راستے میں ایک وادی جو خیبر اور الصلصلۃ کے درمیان راستے کو الصلصلۃ سے ۳۸ کلومیٹر پر قطع کرتی ہے۔

سَهَامُ: یمامہ میں وہ جگہ جہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں ثمامہ بن اثال اور مسلیمہ کذاب کے درمیان جنگ ہوئی تھی۔

السَّهْل: مدینے کے قریب ایک جگہ۔

سُوارِقُ: السوارقیہ کے قریب ایک وادی جو آپ نے حضرت زبیر کو عطا فرمائی تھی۔

سوق بنی قینقاع: زمانہ جاہلیت میں مدینے کی جنوبی سمت میں ایک عظیم بازار۔

سوق المدینہ: مدینے کا یہ بازار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کیا تھا۔ یہ جگہ مسجد غمامہ کی جنوبی جانب مناخہ میں ہے۔ آج کل یہاں مکتب (لائبریری) ملک عبدالعزیز ہے۔

سوق النَّبطُ: مدینے کا ایک بازار جو زمانہ جاہلیت سے اب تک تھا۔

سُوَیْقَة: سَاقُ کی تصغیر۔ تاریخ مدینہ میں یہ سویقۃ الھاشمیین یا سویقۃ عبداللہ بن الحسن مشہور ہے۔ مدینے سے ۵۱ کلومیٹر پر واقع تھا۔ یہ کئی دفعہ بنا اور کئی دفعہ منہدم کیا گیا۔ اب اس کے آثار باقی ہیں۔

باب الشین

شَاسُ: مدینے اور خیبر کے درمیان ایک راستہ۔ غزوۂ خیبر کے موقع پر آپ نے اس راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار فرمایا۔

شَامَة: دیکھئے طَفِیلُ۔

شُبَاعَةُ: زمانہ جاہلیت میں زم زم کا ایک نام

الشُّبْعَانَ: ایک قلعے کا نام۔ مدینے میں ثَمْغْ میں ایک جگہ جہاں حضرت عمر کے اموال صدقہ تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ خیبر کے قریب ہے۔

شَتَانُ: مکے میں کَدَاءاور کُدَیَّ کے درمیان ایک پہاڑ۔

شَدَخ: مدینے میں القصیم کے راستے میں قَریۃ نَخل کے قریب ایک وادی۔اس کا ذکر غزوۂ تبوک میں بھی آتا ہے۔

الشَّرَاجُ: حرۃ سے السہل کی طرف سیلابی پانی بہنے کی جگہ۔

الشَّرائِعُ: مسجد حرام سے ۲۸ کلومیٹر پر حنین کی ایک وادی میں ایک چشمہ۔

شِرَاجُ الحرۃ: مدینے میں حرۃ سے السہل تک سیلابی پانی بہنے کی جگہ۔

شَرِبُ: مکے کے قریب ایک جگہ جہاں حرب الفجار ہوئی تھی۔

الشَّرَبَّۃ: الرَّبَذۃ کے نواح میں ایک جگہ نجد میں ایک جگہ۔اس کا ذکر نعمان کندی کے اسلام کے ضمن میں آتا ہے کہ وہ نجد میں الشربّۃ کی طرف رہتے تھے۔

شَرُجٌ: الشراج کا واحد۔

شَرُجُ العَجُوز: مدینے کے قریب ایک جگہ۔کعب بن اشرف کی حدیث میں اس کا ذکر ہے۔مزید تفصیل کے لئے دیکھئے شَعبُ العَجُوز

الشَّرِفُ: بلند جگہ۔نجد میں ایک جگہ جہاں حمیٰ ضریۃ ہے جو التَّسرِیُر کے مغربی جانب ہے۔ایک محفوظ چراہ گاہ جو حضرت عمر نے مقرر فرمائی تھی۔یہ مقام سَرِف کے علاوہ ہے۔

الشُّرَیف: یہ التَسرِیر کے مشرقی جانب واقع ہے۔

شَرَفُ الاثایۃ: دیکھئے الاثایۃ

شرف الرَّوحاء: الروحاء کے قریب ایک جگہ۔

شرف السَّیالہ: ملل اور الروحا کے درمیان ایک جگہ۔آج کل اس کو الشُّرفۃ کہتے ہیں۔

الشرفۃ: دیکھئے شَرَفُ السَّیالَہ۔

شِعبُ ثَبرُ: مدینے اور بدر کے درمیان المستعجلہ اور الصفراء کے مابین ایک جگہ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کا مال غنیمت اسی جگہ تقسیم کیا تھا۔

شِعبُ الجرار: جبل احد کے قریب ایک جگہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن نماز پڑھی تھی۔

شعب آل الاَخنَسَ: مکے میں ہے۔فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ سے مکے میں داخل ہوئے تھے۔یہاں الاخنس سے مراد الاخنس بن شریق الثقفی ہے جو بنی زہرہ کا حلیف تھا اور

اس کا نام ابّی تھا۔

شعب ابی دبّ: مکے میں ایک گھاٹی جہاں اہل مکہ کا قدیم قبرستان ہے۔

شعب الرَّخم: مکے کی ایک گھاٹی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا سے ثور کی طرف اسی گھاٹی سے جاتے تھے۔

شعب سَلع: مدینے کے مشہور پہاڑ سلع کی ایک گھاٹی۔

شُعَبُ: مدینے کے نواح میں ایک پہاڑ۔

شُفَرُ: مدینے میں جماء ام خالد اور العقیق کے درمیان ایک پہاڑ۔ اسی کے ساتھ مدینے کی چراگاہ تھی جہاں صدقے کے اونٹ چرا کرتے تھے۔ اور کرز بن جابر الفہری نے ان پر غارت ڈالی تھی۔

الشَّقرَاء: بنی قتادہ بن سکن بن قریط کے پانی کی جگہ جو کافی کشادہ ہے۔

الشُّقُرَة: جبالِ حِرہ میں فید کے راستے پر احد کے قریب ایک جگہ، جہاں سے مسجد نبوی کی تعمیر کے لئے لکڑی حاصل کی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مدینہ اور القصیم کے درمیانی راستے پر مدینے سے ۶۷ کلومیٹر دور النخیل کے قریب ایک جگہ ہے۔ آج کل اس کو کوئی نہیں جانتا۔

الشُّقُوق (ذات): الحزن سے آگے طریق مکہ پر ایک جگہ۔ جزیرۃ العرب کے جنوب میں بنی العنبر کی منازل میں ایک جگہ۔

شُقَّةُ بنی عذرة: وادی القرای کے قریب ایک جگہ۔ غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے گزرے تھے۔

شَمْرَانُ: خیبر کا ایک پہاڑ جس کی چوٹی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

شَمْطَةُ: زمانہ جاہلیت کی حرب الفجار کی جنگوں میں سے ایک جنگ جو طائف میں عُکاظ کی طرف ہوئی تھی۔

شَنَارُ یا شَنَانُ: شام میں حُسْمی کے علاقے میں ایک وادی۔ جب حضرت دحیہ کلبی ۶ھ میں قیصر کے پاس سے واپس آرہے تھے تو اس وادی میں ان کا سارا سامان چھین لیا گیا تھا۔ انہوں نے مدینے پہنچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ نے حضرت دحیہ کے ساتھ حضرت زید بن حارثہ کو پانچ سو افراد کے ہمراہ روانہ کیا۔

الشُّنَیف: احجار المراء کے قریب ایک قلعہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبا آمد کے ضمن میں اس کا ذکر آتا ہے۔

شَوَاق: مدینے کے جنوب میں تقریباً ۲۰۰ کلومیٹر پر اللیث کی جانب ایک وادی۔

شُوَاق: بلاد بلّی میں ایک وادی جو بحر احمر سے جا ملتی ہے۔

شَوط: مدینے اور احد کے درمیان ایک جگہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد کے لئے نکلے

اورشوط پہنچے تو عبداللہ بن ابی اپنے ساتھیوں کولشکر سے علیحدہ کر کے ان کے ہم راہ مدینے لوٹ گیا۔

باب الصاد

الصَّافِیَۃُ: مدینے کے مشرق میں زہرہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات کی جگہوں میں سے ایک جگہ۔

صَالَحَۃُ: مدینے میں مسجد قبلتین کے قریب انصار کے بنی سلمہ کا گھر یا بستی۔

صَحُبانُ: مدینے کے اطراف میں ایک جگہ۔ مدینے میں قبہ کے نواح میں ایک قلعہ۔

صدقات النبی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات مُخَیرِیق یہودی کے اموال تھے جو اسلام لے آیا تھا اور غزوہ احد میں شہید ہوا۔ اس نے وصیت کر رکھی تھی کہ اگر وہ شہید ہو جائے تو اس کے اموال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہیں وہ جس طرح چاہیں خرچ کریں۔ یہ سات باغ تھے۔ ۱۔المَیْشَبُ، ۲۔الصَّافیہ، ۳۔الدَّلَالُ، ۴۔حُسنیٰ، ۵۔بُرقَۃ، ۶۔الاعْوَافُ، ۷۔مَشْرِبَۃ ام ابراھیم۔

صَرخدُ: یمن میں حضرموت کے قریب ایک قلعہ۔ شام میں ایک شہر۔ آج کل صرخد کو صَلْخَدُ کہتے ہیں۔

صُعَیب: وادی بُطحان میں ایک جگہ۔

الصِّفاحُ: حنین اور انصاب الحرم کے درمیان ایک جگہ۔ مکے میں ایک جگہ۔

الصُّفَرُ: دمشق اور جولان کے درمیان ایک جگہ۔

صُفَینَۃُ: ینبع کی طرف جہنیہ کی ایک جگہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خط میں اس کا ذکر ہے۔

صَمُد یا ضَمُد: جنوبی سعودیہ میں جِیزَانُ یا جَازانُ کے قریب ایک شہر۔

الصَّھوَۃ: مدینے کے جبل جہنیہ میں عبداللہ بن عباس کے صدقے کی جگہ۔

الصَّیَاصِیُ: قبا کے ۱۴ قلعے۔

باب الضاد

ضَارِجُ: یمن میں ایک جگہ۔ ایک چشمہ۔ کہتے ہیں کہ یمن کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے ارادے سے نکلے اور راستہ بھول گئے یہاں تک کہ پانی کی قلت کے سبب ہلاک ہونے کے قریب ہو گئے اور اس وقت وہ عین ضارج کے قریب تھے۔

ضَالَّة: بیشہ کی جانب ایک جگہ۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تمہاری منزل یعنی رہنے کی جگہ کہاں ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ بیشہ کی طرف نخلہ اور ضالہ کے درمیان۔

ضَحْیَانُ: مدینے کے جنوب مغرب میں ایک قلعہ جسے اُحَیحۃ بن الجُلاح نے بنایا تھا۔

ضَبُع ذَرُع: مدینے کا ایک قلعہ جسے بنوخطمہ نے بنایا تھا۔ یہ قلعے کی مانند تھا لیکن اس میں مکانات نہیں تھے بلکہ یہ قلعہ قتال کے لئے بنایا گیا تھا۔

ضَمْد: دیکھئے صَمْد۔

ضَہر: صنعا سے دو گھنٹے کی مسافت پر یمن کا ایک شہر۔

الضَّیِّق: مکے سے مر الظہران کی جانب جانے والا ایک راستہ۔ یہاں سے مر الظہران میں واقع بلدۃ الجموم دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ وہ مکان ہے جہاں فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی قوت کے مشاہدے کے لئے ابوسفیان کے ٹھہرایا تھا۔ یہ مکے سے شمال کی جانب ۲۱ کلومیٹر دور ہے۔

ضِیْنٌ: یمن کا ایک پہاڑ۔ حدیث میں اس کا ذکر آتا ہے۔

باب الطا

طاسا: ینبع کی طرف بلاد جہنیہ میں الاشعر کی وادیوں میں سے ایک وادی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اموال میں برکت کی دعا فرمائی تھی۔

الطَّاغِیَة: طائف میں ایک بت اس کو لاَّت بھی کہتے ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے لات۔

الطَّرَفُ: قصیم کے راستے پر مدینے سے ۵۳ کلومیٹر دور ایک جگہ۔ آج کل اس کو الصویدرۃ کہتے ہیں۔

طریق الانبیاء: دیکھئے درب الانبیاء۔

الطَّلوب: ایک کنواں۔ القاحۃ سے شرف الاثایہ اور سُقیا کے درمیانی راستے پر سُقیا سے ۳۸ کلومیٹر پر ایک کنواں۔ آج کل اس کو الحفاۃ کہتے ہیں۔

باب الظا

الظَّاہِرَة: مدینے میں مغربی حرۃ کے قریب النقا کے نواح میں ایک جگہ۔

ظَبَّة: شام کی طرف ساحل سمندر پر ایک بستی۔

ظَلّال: الرَّبذة کے قریب ایک جگہ۔ کہا جاتا ہے کہ مکے کے قریب ایک جگہ ہے جس کا ذکر حرب فجار میں آتا ہے۔

باب العین

العَارِض: یمامہ کا ایک پہاڑ۔

العاقر: مکے میں ایک پہاڑ کا نام جہاں حضرت عمر کے قبیلے بنی عدی کے مکانات تھے۔ آج کل اس کا نام جبل عمر ہے۔

عَایِرُ: طریق الہجرۃ پر مدینے سے پہلے ایک پہاڑ۔

العَبَلاء یا العَبَلاتُ: ذوالخلصہ نامی بت کے مکان کا دوسرا نام

العِتُرُ: مدینے میں قبلے کی طرف ایک پہاڑ کا نام۔

عَثعَثُ: دیکھئے سُلَیع۔

العَتِیق: بیت الحرام کا ایک نام جو قرآن میں مذکور ہے (ولیطوفوا بالبیت العتیق)

عَجلز: ضریہ کے نواح میں ایک جگہ۔

العُرش: مکے کا ایک نام

العَرصَة: گھر کا صحن۔ مدینے میں وادی العقیق کے دو عرصے۔ ان دونوں میں آج کل جامعۃ الاسلامیہ، امیر مدینہ کا قصر اور بئر رومہ ہیں۔

العَرِمُ: ایک وادی کا نام۔

العَرمَة: نجد میں یمامہ کے نواح میں ایک جگہ۔

عَـرِیشُ رسول الله ﷺ: وہ چھپر جو غزوۂ بدر کے موقع پر بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنایا گیا تھا۔

عُرَینَة: شام کے راستے پر مدینے کے نواح میں ایک جگہ جہاں بہت سی بستیاں ہیں۔

العَزّاف: مدینے کے نواح میں ایک جگہ جس کے بارے میں عربوں کا دعویٰ ہے کہ وہ اس میں جنوں کی آواز سنتے ہیں۔

عَزوَزا: مکے سے مدینے کے راستے پر ایک جگہ۔ اس کا ذکر حدیث میں آتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم راہ مدینے جانے کے لئے مکے سے نکلے یہاں تک کہ ہم عزوزا کے قریب اتر گئے۔

عُسّ: وادی القریٰ میں ایک جگہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضاعہ کے ایک شخص کو عطا فرمائی تھی۔ مدائن صالح کے شمال میں مدائن اور قلعۃ المعظم کے درمیان ایک جگہ جہاں چٹان سے پانی نکلتا ہے۔

العَسِیرُ: مدینے میں ابوامیہ مخزومی کا ایک کنواں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام تبدیل کرکے الیَسِیرَۃُ کر دیا تھا۔

عُظْمُ: خیبر کے گرد کھیتوں میں سے ایک کھیت۔

عَفَارٌ: مکے اور طائف کے درمیان ایک جگہ۔

عَکّۃ: بحر متوسط کے ساحل پر فلسطین کا ایک شہر جو مسلمانوں نے ۱۵ھ میں معاویہ بن ابی سفیان اور عمرو بن العاص کے ہاتھوں فتح کیا۔ حدیث میں اس کا ذکر آتا ہے۔

عَقَبَۃُ العَرْج: دیکھئے المدارج

عَلَق (ذو): مکے کے مشرق میں ۴۵ کلومیٹر پر طائف کے راستے میں وادی نعمان میں ایک جگہ۔

عُلُوُّ المدینۃ: مدینے کا بالائی علاقہ۔ اس کا ذکر حدیث ہجرت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے پہنچے تو بنوعمرو بن عوف کے قبیلے میں اترے جو علو المدینہ میں تھا۔

عُمقُ: معدن بنی سُلَیم اور ذات عرق کے درمیان مکے کے راستے میں ایک پہاڑ۔

عمر بن الخطاب بن نفیل العدوی القرشی: کنیت ابوحفص، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو الفاروق کا لقب دیا۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ہجرت سے ۴۰ سال پہلے پیدا ہوئے۔ دوسرے خلیفہ راشد ہیں۔ یہ پہلے شخص ہیں جن کو امیر المؤمنین کا لقب دیا گیا۔ جاہلت میں قریش کے بڑے بہادر اور نڈر لوگوں میں سے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اسلام کی دعا کی تھی۔ اور ۶ نبوی میں اسلام قبول کیا، اس وقت مسلمانوں کی تعداد ۴۰ سے کم تھی۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے اسلام کے بعد اسلام نے قوت پکڑی، اسلام کی علانیہ دعوت دی جانے لگی اور مسلمان خانہ کعبہ میں حلقہ بنا کر بیٹھنے اور نماز پڑھنے لگے، انفرادی اور اجتماعی طور پر طواف کرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے بارے میں فرمایا ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے''۔ ایک موقع پر جب ہرمزان نے حضرت عمر کو تنہا سویا ہوا پایا تو اس نے اپنا مشہور جملہ کہا آپ کے انصاف سے کام کیا اس لئے مامون ہو گئے اور سو گئے۔ ''عدلت فامنت فنمت'' آپ کے زمانہ

خلافت میں بلادشام اور مصروغیرہ فتح ہوئے۔ ۲۳ ہجری میں وفات پائی۔

عمرو بن جحاش بن کعب: واقعۂ بئر معونہ سے واپسی میں عمرو بن امیہ ضمری نے بنو عامر کے دو آدمیوں کو قتل کر دیا تھا اور بنی نضیر چونکہ بنی عامر کے حلیف تھے اس لئے اس معاہدے کی رو سے جو بنی نضیر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تھا، بنی نضیر کے ذمے بھی دیت کا کچھ حصہ واجب الادا تھا۔ آپ اس کے لئے بنی نضیر کے پاس تشریف لے گئے۔ کچھ صحابہ آپ کے ہمراہ تھے۔ ان میں حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت طلحہؓ وغیرہ بھی تھے۔ آپ جا کر ایک دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے۔ یہودیوں نے کہا کہ پہلے ہم آپ کو کھانا کھلائیں گے۔ پھر آپ کا جو مطالبہ ہوگا وہ آپ کو دے دیں گے۔ اس کے بعد یہودیوں نے آپس میں کہا کہ اگر کوئی اس مکان کی چھت پر چڑھ کر اوپر سے ان پر کوئی پتھر گرا دیتا تو ہمیشہ کے لئے سکون ہو جاتا۔ یہ سن کر عمرو بن جحاش نے کہا کہ یہ کام میں کروں گا۔ چنانچہ وہ ایک بڑی چکی کا پاٹ آپ پر گرا دینے کے ارادے سے گیا۔ ادھر جبرائیل علیہ السلام نے آکر آپ کو ان کے ارادے کی اطلاع دی۔ آپ فوراً وہاں سے اٹھ کر باہر آ گئے اور مدینے تشریف لے آئے۔

عمرو بن الجموح: یہ انصار کے سرداروں میں سے قبیلہ بنی سلمہ کے سردار تھے۔ اپنے لڑکوں معاذ، معوذ اور خلافت بعد اسلام لائے۔ غزوہ احد کے دن انہوں نے اس میں شرکت کے لئے اصرار کیا تو ان کے لڑکوں نے معذوری کی بنا پر ان کو اس سے منع کیا۔ عمرو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لڑکے مجھے آپ کے ساتھ جہاد میں جانے سے روکتے ہیں۔ خدا کی قسم مجھے امید ہے کہ میں اپنے اس لنگڑے پن کے ساتھ جنت میں قدم رکھوں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ نے تمہیں معذور کیا ہے، تم پر جہاد فرض نہیں۔ پھر آپ نے ان لڑکوں سے فرمایا کہ اس میں کیا حرج ہے اگر تم ان کو منع نہ کرو۔ شاید اللہ ان کو شہادت نصیب فرمائے۔ پھر وہ اپنا اسلحہ لے کر اللہ سے یہ دعا کرتے ہوئے نکلے۔ اے اللہ مجھے شہادت عطا فرما اور مجھے اپنے اہل وعیال کی طرف نہ لوٹا۔ چنانچہ یہ جنگ میں شریک ہوئے اور شہید ہو گئے۔

عمرو بن سالم الخزاعی الکعبی: صلح حدیبیہ کے نتیجے میں بنی خزاعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدے میں داخل ہو گئے اور بنی بکر قریش کے حلیف بن گئے۔ ان دونوں قبیلوں میں زمانہ

جاہلیت سے دشمنی چلی آ رہی تھی۔ صلح کے نتیجے میں دونوں ایک دوسرے سے امن میں ہوگئے۔ پھر بنو بکر کے لوگوں نے صلح کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بنو خزاعہ پر شب خون مارا جو مکے کے نشیبی حصے میں رہتے تھے۔ دونوں میں خوب جنگ ہوئی۔ قریش نے ظاہری طور پر تو بنی بکر کی ہتھیاروں سے مدد کی مگر پوشیدہ طور پر ان کے آدمی رات کو لڑائی میں حصہ لیتے تھے۔ آخر بنو خزاعہ کے لوگ شکست کھا کر پناہ کے لئے حرم میں داخل ہوگئے اور بنو بکر پیچھا کرتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔ پھر عمرو بن سالم خزاعی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد حاصل کرنے کے لئے مدینے روانہ ہوگیا۔ جب یہ مدینے پہنچا تو اس وقت آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ عمرو نے آ کر ایک قصیدہ پڑھا جس میں مظالم کی پوری داستان بیان کی گئی تھی۔ پھر اس نے کہا کہ ہم مسلمان ہو چکے تھے جب ہمیں قتل کیا گیا، آپ ہماری مدد کیجئے۔ آپ نے عمرو کی داستان سن کر اس کو مدد کا یقین دلایا۔ یہی واقعہ فتح مکہ کی تمہید بنا۔

عمرو بن العاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم القریشی: ہجرت کے آٹھویں سال مشرف باسلام ہوئے اور کہا جاتا ہے کہ انہوں نے حبشہ میں نجاشی کی نصیحت سے متاثر ہو کر اس وقت اسلام قبول کیا تھا جب وہ مسلمانوں کے حبشہ ہجرت کرنے کے بعد قریش کے وفد کے رکن کی حیثیت سے نجاشی کے پاس گئے تھے۔ لیکن انہوں نے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا۔ جس سال انہوں نے اسلام قبول کیا اسی سال آپ نے ان کو امیر مقرر کر کے ایک سریہ ذات السلاسل بھیجا۔ پھر آپ نے ان کو عمان میں عامل مقرر فرمادیا۔ اس اسلامی لشکر کی قیادت کی جس نے مصر کو رومانیوں سے آزاد کرایا۔ حضرت نے اپنے دور خلافت میں شام میں ان کو فلسطین کا والی مقرر کیا پھر ان کو مصر کا حاکم بنادیا جس کو انہوں نے آزاد کرایا تھا۔ ۴۳ھ میں وفات پائی۔

عمرو بن عبدوَدّ العامری: یہ اتنا بہادر تھا کہ اکیلا ایک ہزار سواروں کے برابر مانا جاتا تھا۔ جنگ بدر میں زخمی ہو کر واپس چلا گیا تھا اس لئے جنگ احد میں شریک نہیں ہوا۔ غزوۂ احزاب میں اس نے اپنے دوسرے بہادروں ضرر بن خطاب، ہبیرہ بن ابی وہب، نوفل بن عبداللہ اور عکرمہ بن ابی جہل کے ساتھ گوڑوں کے ذریعے خندق کو پار کرلیا۔ اس وقت اس کی عمر ۹۰ سال تھی۔ سب سے پہلے وہی آگے بڑھا اور عرب کے دستور کے موافق پکار کر مقابلے کے لئے آواز دی۔ حضرت علی نے جواب دیا۔ آپ نے ان کو مقابلے کی اجازت دی اور خود دست مبارک

سے حضرت علیؓ کو تلوار عنایت فرمائی اور سر پر عمامہ باندھا۔ جب حضرت علیؓ مقابلے پر آئے تو عمرو نے گھوڑے سے نیچے اتر کر تلوار سے اس کے پاؤں کاٹ دیئے اور آگے بڑھ کر حضرت علی پر تلوار سے وار کیا، جس کو انہوں نے ڈھال سے روکا مگر تلوار ڈھال کو کاٹتی ہوئی حضرت علی کی پیشانی پر لگی۔ زخم کاری نہ تھا۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے وار کیا۔ حضرت علیؓ کی تلوار عمرو کا شانہ کاٹتی ہوئی نیچے اتر آئی۔ اور وہ جہنم واصل ہوگیا۔

عمیر بن عدی الَخَطمِیّ الانصاری: بنی خطمہ میں سب سے پہلے اسلام لائے۔ بنی خطمہ کے امام اور قاری تھے، نابینا تھے۔ عصماء بنت امروان ایک یہودی شاعرہ تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار کہتی اور لوگوں کو اسلام سے برگشتہ کرتی تھی۔ بدر کے موقع پر بھی اس نے ایسے ہی اشعار کہے۔ حضرت عمیر نے اس کے اشعار سن کر منت مانی کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے کامیاب تشریف لے آئے تو میں اس کو ضرور قتل کردوں گا۔ چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے کامیاب تشریف لے آئے تو حضرت عمیرؓ نے نابینا ہونے کے باوجود رات کے وقت عصماء کے گھر میں داخل ہوکر اس کو قتل کردیا۔ پھر فجر کی نماز آپ کے ساتھ پڑھی اور آپ کو واقعے کی اطلاع دی۔ یہ واقعہ رمضان ۲ھ کا ہے۔

العَمِیُس الحمام: دیکھئے غَمِیُس الحُمام۔

العُنَابَۃ: طریق مکہ میں الحُسَینیۃ سے ۳ میل پر ایک جگہ۔

عِنَبَۃ: مدینے سے ۲ میل پر ایک کنواں۔ غزوہ بدر میں اس کا ذکر ہے۔

العَیَال: وادی الفرع میں ثجاجۃ چشمے کے قریب ایک بڑی بستی۔ یہ سقیا سے ۶۳ کلومیٹر دور ہے۔

عَیُنُ الازُرَقُ: دیکھئے عین الزَّرقاء۔

العین الزَّرقاء: ایک چشمہ جس سے اہل مدینہ پانی پیتے تھے اور اس کا منبع قبا کی طرف تھا۔

عَین ضارج: دیکھئے ضارج

عین سلوان: القدس کی بستیوں میں ایک چشمہ جو حضرت عثمان نے بیت المقدس کے ضعفا کے لئے وقف کیا تھا۔

عَیُن النبی: جبل سلع کے مغرب میں مساجد فتح کی جانب جانے والے کے دائیں جانب بنی حرام کے غار قریب ایک جگہ۔

عَیُنُ ابی نیزر: ینبع النخل میں حضرت علیؓ کے اموال صدقہ کی جگہ۔

عشرہ مبشرہ: وہ دس صحابہ جن کو آپ نے ان کی زندگی میں جنت کی بشارت دی۔ ابوداؤد اور ترمذی نے سعید بن زبیر کی روایت سے ان کے نام دیئے ہیں۔ ۱۔ حضرت ابوبکر، ۲۔ حضرت عمر، ۳۔ حضرت عثمان، ۴۔ حضرت علی، ۵۔ حضرت طلحہ، ۶۔ حضرت زبیر، ۷۔ حضرت عبدالرحمٰن، ۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاص، ۹۔ حضرت سعید بن زبیر، ۱۰۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح۔

باب الغین

الغائر: طریق الجرۃ اور القاحہ کے درمیان پانی بہنے کی ایک جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے موقع پر یہاں سے گزرے تھے۔

الغائر یا العائر: دیکھئے ثنیۃ العائر۔

الغَائِرُ: رکوبہ کے شمال میں ایک جگہ۔ ہجرت مدینہ کے موقع پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم عوج سے نکلنے کے بعد یہاں سے گزرے تھے۔

غالب بن عبدالله البثی: مشہور صحابی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد سرایا کی قیادت ان کو سونپی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد طویل عرصے تک زندہ رہے۔ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے۔ ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے ہی ہرمز کو قتل کیا تھا۔

الغبراء: سرخ زمین۔ یمامہ کی بستیوں میں سے ایک بستی۔

الغُبَیب: وادی رانوناء میں وہ جگہ جہاں مسجد جمعہ ہے۔ یہی وہ مسجد ہے جہاں ہجرت کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبا سے روانہ ہو کر مدینے میں پہلا جمعہ ادا فرمایا۔

غَدُرُۃ: حجاز میں ایک جگہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یہاں سے گزرے تو آپ اس نام کو پسند نہیں فرمایا چنانچہ آپ نے اس کو تبدیل فرما کر اس کو خَضِرۃ کر دیا۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے خَضِرَۃ

غدیر الاثبة: بقیع میں ایک تالاب کا نام۔

غَرَرُ: وادی النقیع میں ایک سبزے والی جگہ جس میں صاف پانی جاری رہتا ہے۔

غُرَّۃ: مدینے میں بنی عمر بن عوف کا ایک قلعہ جہاں مسجد قبا کا مینارہ تعمیر کیا گیا۔

غزال: دیکھئے ثنیۃ غزال۔

فہرست کتبِ سیرت

۱۹۸۱ء تا ۱۹۹۹ء

(۲)

حافظ محمد عارف گھانچی ☆

اس سلسلے کی قسط اول شمارہ ۲۰ میں ملاحظہ فرمایئے۔ ادارہ

آں حضرت ﷺ اور خواتین اسلام/ مسز تسنیم انور/ سر ہیبہ محلہ دادو، سندھ۔ ۱۹۸۹ء/ ۱۰۹ص

آئینہ رسول ﷺ / ملک نوخیز ظفر/ ملک ظفر علی، فیصل آباد۔ ۱۹۸۱ء/ ۱۳۶ص

اخلاق حسنہ/ عالم فقری/ شبیر برادرز، لاہور/ ۲۹۵ص

اخلاق رسول ﷺ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی اور سماجی زندگی)/ مولانا اخلاق حسین قاسمی/ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی، کراچی۔ ۱۹۸۶ء/ ۳۰۸ص

اخلاقیات نبوی ﷺ / قاضی حبیب الرحمان/ ادارہ مطبوعات سلیمانی لاہور۔ ۱۹۸۲ء/ ۳۵۱ص

ارتداد اور توہین رسالت ﷺ / ڈاکٹر محمد اسرار مدنی/ مترجم: مقبول الٰہی/ ادارہ اسلامیات، لاہور۔ ۱۹۹۵ء/ ۲۲۳ص

ازواج مطہرات اور مستشرقین/ ظفر علی قریشی/ ظفر علی قریشی، ٹاون شپ، لاہور۔ ۱۹۹۴ء/ ۵۵ص

اسلام کا تصور نبوت/ حکیم محمود احمد ظفر/ تعمیری کتب خانہ لاہور۔ ۱۹۹۹ء/ ۱۷۳ص

اسلامی قیادت سیرت رسول ﷺ کے آئینے میں/ خرم مراد/ اسلامک پبلی کیشنز، لاہور۔ ۱۹۸۵ء/ ۹۶ص

اسماء النبی الکریم ﷺ / محمد برکت علی لدھیانوی/ دارالاحسان پبلی کیشنز، فیصل آباد/ ۵ جلدیں

اسوہ حسنہ/ رفعت اقبال/ انجمن حمایت الاسلام، لاہور/ ۹۲ص

اسوہ رسول ﷺ اور ہماری زندگی/ ڈاکٹر عبدالرشید/ شعبہ علوم اسلامی، کراچی یونیورسٹی۔ ۱۹۹۲ء

اسوہ مصطفی ﷺ نمونہ کامل/ سید فیاض الحسن/ حضرت سلطان باہو ٹرسٹ، لاہور/ ۴۰ص

☆ مدیر جہانِ سیرت۔ کتب خانہ سیرت، کھتری مسجد، لی مارکیٹ۔ کراچی

اعزازت رسول اکرم ﷺ / ڈاکٹر سید زاہد علی واسطی / عالمی ادارہ علوم اسلامیہ، چلیک، ملتان ۔۱۹۹۳ء/ ۱۶۸ص

الاسراء والمعراج / ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر / سیرت چیئر بہاولپور یونیورسٹی، بہاولپور / ۶۴ص

اللہ کے نبی علیہ السلام / افتخار بانو حسین / تقسیم کار: رائیل بک صدر، کراچی ۔۱۹۹۶ء / ۶۴ص

امہات المؤمنین رضی اللہ عنہ / ملک امیر بخش / فاروقی کتب خانہ، ملتان ۔۱۹۸۳ء / ۱۲۸ص

انسان کامل / محمد منیر قریشی / نذیر سنز پبلشرز، لاہور ۔۱۹۸۷ء / ۱۶۴ص

انقلاب رسول ﷺ / رانا صابر نظامی / ادارہ تحریک اسلامی، لاہور / ۱۷۶ص

انوار سیرت / پروفیسر محمد ارشد بھٹی / صباح الادب، چوک اردو بازار، لاہور ۔۱۹۹۶ء / ۲۴۸ص

انور محمدیہ ﷺ / علامہ نبہانی / مترجم: پروفیسر غلام ربانی عزیز / مکتبہ نبویہ، لاہور ۔۱۹۸۲ء / ۵۲۷ص

اُم رسول ﷺ / پیام شاہ جہاں پوری / ادارہ تاریخ و تحقیق، لاہور ۔۱۹۹۵ء / ۱۲۳ص

با محمد باوقار / زاہد الحسینی / مکتبہ البخاری، کراچی / ۱۷۶ص

بدن خیر البشر ﷺ / مولانا شاہ محمد / نور محمد ناشران کتب، فاروق آباد، شیخوپورہ / ۱۷۶ص

برگزیدہ انسان / توراکینہ قاضی / منشورات، لاہور / ۱۰۶ص

بشارت محمد ﷺ / محمد افضل / دیندار انجمن، کراچی ۔۱۹۸۳ء / ۱۵۹ص

بشریٰ / مولانا عنایت رسول چریاکوٹی / ہجرہ انٹرنیشنل پبلشرز، لاہور ۔۱۹۸۴ء / ۴۴۳ص

پیارے حضور ﷺ / صابر قرنی / حسنات اکیڈمی منصورہ، لاہور ۔۱۹۸۶ء / ۳۵۰ص

پیارے حضور ﷺ / صابر قرنی / حسنات اکیڈمی، لاہور ۔۱۹۸۶ء / ۳۵۰ص

پیارے رسول ﷺ کی پیاری باتیں / ڈاکٹر عبدالرؤف / دعوۃ اکیڈمی، اسلام آباد ۔۱۹۹۳ء / ۲۰ص

پیام رسول ﷺ / ذوالفقار احمد / ہجری مطبوعات کمیٹی ۔۱۹۸۱ء / ۶۸ص

پیغام محبت اور انسانیت / ثاقبہ رحیم الدین / ثاقبہ رحیم الدین جامی روڈ، راولپنڈی ۔۱۹۸۱ء / ۹۹ص

پیغمبر اسلام غیر مسلموں کی نظر میں / محمد یحییٰ خان / پیام پبلشرز، لاہور ۔۱۹۹۹ء / ۴۶۴ص

پیغمبر اسلام کی سماجی زندگی / انعام اللہ جان / مکان نمبر ۲۰ گلی نمبر ۳۱ جی ۱۶ اسلام آباد ۔۱۹۸۱ء / ۱۴۴ص

پیغمبر انسانیت / مولانا جعفر شاہ محمد / ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور / ۴۵۶ص

پیغمبر انقلاب / مولانا وحید الدین خان / فضلی سنز، کراچی ۔۱۹۹۵ء / ۲۰۸ص

پیغمبر آخر الزماں اور عالمی رائے عامہ / ...... / اسلامی مشن سنت نگر، لاہور ۔۱۹۸۴ء

پیغمبری غذائیں / حکیم نور احمد / مکتبہ نور صحت، لاہور ۔۱۹۸۲ء / ۱۲۰ص

پیکر جمیل ﷺ / محمد حمید / ادارہ مطبوعات طلبہ، لاہور ۔۱۹۸۳ء / ۴۰۰ص

پیکر جمیل / محمد حمید شاہد / ادارہ مطبوعات طلبہ، لاہور ۔۱۹۸۳ء / ۳۹۸ص